O

شور کی آلودگی بڑھنے لگی
شہر میں بے ہودگی بڑھنے لگی

میرے اندر روح سہمی رہ گئی
جسم کی آسودگی بڑھنے لگی

اب کسی گاؤں میں بس، شہروں میں تو
سوچ کی فرسودگی بڑھنے لگی

نرمیِ دل التزامِ ذات ہے
جان کر بخشودگی بڑھنے لگی

ذات کو کچلا تھا پورا دن عماد
رات کی خوشنودگی بڑھنے لگی

https://emad-ahmad.com/